

آدابِ مرید

در بارِ عالیہ صابریہ (کراچی)

پلاٹ نمبر ۷۰، سیکٹر ۵۰-اے، کورنگی ساڑھے ۳، کراچی

— بفیضانِ نظر —

سید السادات، قطب الاقطاب، شیخ المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت،

صوفی باصفا، آفتابِ چشتیت، ماہتابِ صابریت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

{ امر و ہوی }

فقیر سید محمد عبداللہ شاہ

قادری، چشتی، صابری، نظامی، نقشبندی، سہروردی

— با اہتمام —

پیر طریقت، رہبر شریعت، سجادہ نشین دربارِ عالیہ صابریہ { کراچی }

حضرت محمد عادل قادری، چشتی، صابری،

نظامی، نقشبندی، سہروردی

آدابِ مرید

مرید کے لیے لازم ہے کہ مشائخ کی مجلس میں خطروں کی حفاظت کرے، اُن کے حضور بلند آواز سے نہ بولے، اور اُن کی صحبت میں کم سُنی کو بہتر سمجھے، بلکہ کلام میں سکوت اختیار کرے، جس وقت وہ حال دریافت فرمائیں، مختصراً عرض کرے، لیکن ہڈا خلاف شریعت نہ ہو، جو فیضان میں حائل ہو سکے۔ جو انہیں پسند نہ ہو وہ خود بھی ناپسند سمجھے، مشائخ کے ساتھ بے ادبی خدا کی راہ میں مانع ہے، مرید طلبِ خدا میں راسخ العقیدہ ہو، خواہ تمام عالم اس کے سر پر شمشیر براں رکھے، یہاں تک کہ دم آخر کو پہنچے، مگر ثابت قدمی سے نہ پھرے، ایسا راسخ العقیدہ بیشک طالبِ صادق ہے، اور ضرور منزلِ مقصود کو پہنچے گا، مولانا شمس الدین سقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

رونہ گرداندا اگر شمشیر بادور بر سرش

عاشقِ ثابت قدم آنکس بود در کوئے دوست

چہرہ نہ پھیرے اگر چہ اُسکے سر پر تلوار کی بوجھ
رکھ دی جائے

ثابت قدم عاشق وہ ہوتا ہے جو محبوب کی لگی میں اس
طرح ٹھہرا ہے کہ

پس طالبِ مولا کے لیے ضروری ہے کہ طلبِ صادق اور عقیدۂ واثق رکھے۔ شیخ کو اپنے تمام اعزاء و اقارب سے زیادہ عزیز اور بزرگ تر سمجھے، کیونکہ سب کا رابطہ اپنی ذات تک محدود ہے اور شیخ کا رابطہ ادھر اپنے مریدوں سے، ادھر مشائخِ سلسلہ، ذاتِ رسالت اور ذاتِ احدیت سے ہے اور وہی مطلوبِ کل ہے لہذا شیخ کے ادب میں کلِ آدابِ مضر ہیں۔ مولانا روم ادب کی اس طرح تلقین فرماتے ہیں:

بے ادب محروم ماند از فضل رب

از خدا خواہیم تو نیتِ ادب

(کیونکہ) بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے

اللہ تعالیٰ سے ہم ادب کی توفیق چاہتے ہیں

گرداندر وادی حیرت غریق

ہر کہ گستاخی کند اندر طریق

تو وہ حیرت (پریشانی) کی وادی میں ڈوب جاتا ہے

ہر وہ شخص جو راہِ چلے گستاخیاں کرتا ہو

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد

بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

(اور) بے ادب تنہا ہی خود کو برائی میں نہیں دھکیلتا ہے بلکہ اسکی آگ (گستاخ کی اپنی) تمام دنیا کو زد میں لے لیتی ہے بعض سالک محض بے ادبی کے سبب فیضانِ شیخ سے محروم رہ جاتے ہیں، بلکہ دوسروں کے لئے بھی نامرادی کا سبب بن جاتے ہیں، اس لیے ادب مقدم ہے لہذا اَوَّلُ الذِّکْرِ مرشد کو بزرگ شیخ سمجھ کر بیعت ہو اور اس بات کا لحاظ رکھے کہ کوئی بات خلاف شریعت نہ ہو کیونکہ یہ رشتہ طریقت ایسا پائیدار ہوتا ہے کہ اس کا منقطع ہونا امر محال ہے، ہاں بلحاظ بے ادبی فیضان میں کمی اور بلحاظ بادی فیضان میں اضافہ ممکن ہے، بے ادبی وہ محرومی ہے کہ صحبتِ پیغمبر بھی فائدہ بخش نہیں ہوتی اس لئے مرید کو لازم ہے کہ ہر حال میں شیخ کا ادب ملحوظ رکھے اور ہر طرح شیخ کی خدمات جانی، مالی اور بدنی میں بحسن و خوبی مصروف رہے کیونکہ مرید کے لئے ادب و خدمت شیخ سے بالاتر کوئی دولت نہیں یہی عین سعادت ہے۔

ارادت نداری سعادت مجو

بچو گانِ خدمت برآورد تو گو

(اگر) تو ارادت و محبت نہیں رکھتا تو سعادت مندی
تیرے خدمت سے تو بچے بھی بھاگ
کی امید نہ کر جائیں گے

اسی لیے مولانا روم فرماتے ہیں:

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

ہر کہ خود را دید او محروم شد

(پھر تو بھی کہے گا کہ) جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنا
(اور) جو خود ستائی میں لگا رہا وہ محروم ہو گیا
یاد رہے کہ شیخ کی خدمت نہایت خلوص و محبت سے خالصتاً لوجہ اللہ ادا کرے اور مُنْفَعَتِ ظاہری پر نظر نہ رکھے اپنے جملہ امور میں شیخ کے حکم کا منتظر رہے کیونکہ زبانِ شجرِ امین کے مانند ہے، جس سے انا اللہ کی آواز آئی، حالانکہ وہ آواز خدا کی تھی، اس درخت کی نہ تھی، وہ محض رابطہ تھا اور وہی رابطہ مرشد ہے۔

در آوردایِ امین کہ ناگاہ

در نئے گویدت بئی انا اللہ

بے خوفی کی وادی میں تو اچانک پہنچ جا
ایک درخت تجھے کہے گا بئی انا اللہ

حقیق را کہ وحدت ہے شہود است

نخستین چشم بر نور وجود است

حقیق کے لئے وحدت شہود ہے

نور وجود پہ ابتداً نظر رکھ

جس طرح مرید پر آداب و خدمات شیخ کی پابندیاں ہیں اسی طرح بوقت بیعت یا قبل از بیعت مرید کے لئے ضروری ہے کہ شیخ کی اہلیت کا اندازہ کرے اس کے لئے ابتدائی مراحل یہ ہیں کہ شیخ پابند شریعت ہو، سنت کا متبع ہو، اکل حلال و صدق مقال پر قائم ہو، تزکیہ و تصفیہ و تجلیہ نفس میں مشغول ہو، ورنہ خلاف شریعت سے بیعت جائز نہیں اس باب میں مولانا روم فرماتے ہیں:

اے بسا اہلس آدم روئے ہست

پس بہر دستے بناید او دست

اے (سن لے کہ) بہت سے شیطان انسانوں کی

پس سر دست ہی ان کے داؤ میں

صورت میں ہیں

نہیں پھسنا چاہیے

جہد کن تا پیر عقل و دین شوی

تا چو عقل کل تو باطن میں شوی

خوب کوشش کرتا رہتا کہ عقل و دین کے اعتبار سے

جب تو کامل عقل والا ہو جائے گا تو اپنے باطن میں

تو کامل ہو جا

دیکھتا رہ

ایں جہاد اکبر است آل اصغر است

ہر دو کام رستم است و حیدر است

کیونکہ یہ (اپنے نفس میں دیکھتے رہنا) جہاد اکبر ہے

دونوں جہاد میں کامیاب ہوا وہ ہی رستم پہلوان اور

اور وہ (معرکہ) جہاد اصغر ہے

حیدر (خیبر شکن) ہے

جہد کن اند زمانہ روز چند

چند شب گریہ کن باقی بخند

دنیا کی چند روز کی زندگی میں خوب

چند راتیں اللہ کی یاد میں رو کر گزار دے باقی (قبر کی

محنت کر لے

راتیں) سو کر گزار

سید السادات، قُطْبُ الْأَقْطَاب، شیخ المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت،

صوفی باصفا، آفتابِ چشتیت، ماہتابِ صابریت

رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ
{امروہوی}

فقیر سید محمد عبداللہ شاہ

قادری، چشتی، صابری، نظامی، نقشبندی، سہروردی



یا اِلہی کر عطا مجھ کو مَقامِ عَبْدِیَّت
شہِ مُحَمَّدِ عَبْدِاللہ پیرِ ہُدٰی کے واسطے

پیر طریقت، رہبر شریعت، سجادہ نشین دربار عالیہ صابریہ {کراچی}

حضرت محمد عادل قادری، چشتی، صابری،

نظامی، نقشبندی، سہروردی



یا اِلٰہی جُرمِ میرے میزانِ عدَل پر نہ تولنا
شَہِ مُحَمَّدِ عَادِلِ صَابِرِی رَہنمائی واسطے